HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

THE SYSTEM OF MANIFESTATION OF ISLAM IN THE LIGHT OF SURAH AL-MUJADILAH OF TAFSIR AL-AKLIL

ظہار تفسیر "الاکلیل" کی سورہ مجادلہ کی روشنی میں

AUTHORS:

1- *Muhammad Imran, M.Phil Scholar, University of Balochistan, Quetta, Email ID: imranalizai9300@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-0290-1094*

2- *Dr Tahira Firdous, Professor in Islamic Studies at the University of Balochistan , quetta. Email ID:; Tahirafirdous33@gmail.com.Orcid ID https://orcid.org/0000-0002-1553-1133*

How to Cite: Imran, Muhammad, and Tahira Firdous. 2022. "U-3: THE SYSTEM OF MANIFESTATION OF ISLAM IN THE LIGHT OF SURAH AL-MUJADILAH OF TAFSIR AL-AKLIL: ظہار تفسیر "الاکلیل کی سورہ مجادلہ کی روشنی میں". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 6 (2):33-40.
https://doi.org/10.47720/hi.2022.0602u03.
URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/275
Vol. 6, No.2 || April –June 2022 || P. 33-40
Published online: 2022-06-20

QR. Code

THE SYSTEM OF MANIFESTATION OF ISLAM IN THE LIGHT OF SURAH AL-MUJADILAH OF TAFSIR AL-AKLIL

ظہار تفسیر "الاکلیل" کی سورہ مجادلہ کی روشنی میں

ABSTRACT:

Al-Suyuti was born on 3 October 1445 AD (9th century hijri) in Cairo, Egypt. His Family moved to Asyut in Mamluk Egypt, hence he called AlSuyuti. AlSuyuti was the famous Scholar of Islamic History. He worked in Every field of Islamic studies .He belongs to Shafi school of thought. he wrote many books about fiqh ,Hadith, Tafseer and sufiism.AlSuyuti was died on 18 October 1505. Among the Arabs it often so happened that during a family quarrel, the husband in the heat of the moment would say to his wife: Ant-i alayya ka-zahr-i ammi which literally means: "You are for me as the back of my mother." But its real meaning is: "To have sexual relations with you would be like having sexual relations with my mother. " Such words are still uttered by the foolish people, who, as the result of a family quarrel, declare the wife to be like their mother, or sister, or daughter, and make her unlawful for themselves like the prohibited women. This is called zihar. In the pre-Islamic days this was looked upon as tantamount to the pronouncement of divorce, even of greater effect than that, for they took it to mean that the husband was not only severing his marital relations with his wife but was also declaring her to be unlawful for himself like his mother. On this very basis, the Arabs thought reunion could be possible after a divorce but it was impossible after zihar

KEYWORDS: *Relations, family quarrel, divorce, tantamount, pronouncement,*

ابتدائیہ: قدرت جن لوگوں سے بڑے کام لیتی ہے ان کے مقام و مرتبے کو بھی بلندیوں سے نوازتی ہے۔ یہ مرتبہ دولت و ثروت یاجاہ و منصب سے نہیں بلکہ علمی و روحانی بلندیوں کے باعث نصیب ہوتا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ بھی اُنہی نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے علومِ دینیہ کی خدمت کا بہت بڑا کام لیا۔ اور وہ تشنگانِ علوم دینیہ کے لیے اپنی گراں قدر مصنفات کا بیش بہا خزینہ چھوڑ گئے۔

علامہ سیوطیؒ کا علمی مقام و مرتبہ: علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنے عصر کے نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھے اور کئی علوم و فنون میں امام کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپؒ نے اپنی کتاب "کتاب التحدث بنعمۃ اللہ" میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات علوم میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں۔ فرماتے ہیں:

و قد رزقت،و لله الحمد ،التبحر فی سبعة علوم :التفسیر والحدیث والفقه والنحو والمعانی والبیان والبدیع علیٰ طریقة العرب البلغاءلا علیٰ طریق المتاء خرین من العجم و اهل الفلسفة (1) "اللہ کا شکر ہے مجھے ساتھ علوم میں تبحر ملا ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں قدیم عرب بلغاء کے طریقہ پر نہ کہعجم متاخرین اور فلاسفہ کے طریقہ پر"

علامہ سیوطیؒ کا اپنے علم اور معلومات پر اس حد تک اعتماد اور بھروسہ تھا فرماتے ہیں کہ فقہ کے علاوہ باقی تمام علوم میں ان کے اساتذہ میں سے کوئی اس کا ہم پلہ نہیں ہے البتہ فقہ میں ان کے شیخ کے معلومات ان سے زیادہ ہیں۔

علامہ سیوطیؒ کی تحریری خدمات بہت ہمہ گیر ہیں۔ انہوں نے علوم شرعیہ کے تمام شعبوں قرآن وحدیث، حدیث وفقہ، ادب ولغت، تاریخ وتصوف سب میں دسترس حاصل کی اوران میں ہر ایک پر قلم اٹھایا۔ انہوں نے قرآن کریم کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیااوران موضوعات پر گراں قدر کتابیں اپنے ترکہ میں چھوڑیں جوخواص وعوام کے لیے مفید ثابت ہوئیں۔ ان کی تصنیفات کی تعداد ان کے شاگرد داؤدی نے ۵۰۰ تک بتائی گئی ہیں۔

الکواکب السائرہ میں ہے: "قال تلمیذہ الشمس الداودی: عاینت الشیخ، وقد کتب فی ویوم الجامعة، النافعة **المتقنة، المحررة، المعتبرة، نیفة،** عدتها علی خمسمائة مؤلف"(-(2) ترجمہ: ان کے شاگرد شمس الدین داووی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ کی زیارت کی، انہوں نے النافعہ، المتقنہ، المحررۃ، المعتبرۃ، نیفۃ لکھیں، میں نے آپ کی تصنیفات کو شمار کیا جن کی تعداد پانچ سو تک ہے۔

ذیل میں آپ کی ان تصنیفات کا نام دیا جاتا ہے جو تفسیر، علوم قرآن، قراءت وغیرہ سے متعلق ہیں:

1. الإتقان في علوم القرآن،
2. الدر المنثور في التفسير المأثور.
3. ترجمان القرآن في التفسير. المسند،
4. أسرار التنزيل يسمى قطف الأزهار في كشف الأسرار،
5. لباب النقول في أسباب النزول،
6. مفحمات الأفران في مبهمات القرآن،

7. المهذب فيما وقع في القرآن من المعرب،
8. الإكليل في استنباط التنزيل،
9. تكملة تفسير الشيخ جلال الدين المحلي،
10. التحبير في علوم التفسير،
11. حاشية على تفسير البيضاوي،
12. تناسق الدرر في تناسب السور،
13. مراصد المطالع في تناسب المقاطع والمطالع،
14. مجمع البحرين ومطلع البدرين في التفسير،
15. مفاتيح الغيب في التفسير،
16. الأزهار الفائحة على الفاتحة،
17. شرح الاستعاذة والبسملة،
18. الكلام على أول الفتح،
19. شرح الشاطبية،
20. الألفية في القراءات العشر،
21. خمائل الزهر في فضائل السور،
22. فتح الجليل للعبد الذليل في الأنواع البديعية المستخرجة من قوله تعالى:)الله ولي الذين آمنوا....(الآية، وعدها مائة وعشرون نوعاً،
23. القول الفصيح في تعيين الذبيح،
24. اليد البسطى في الصلاة الوسطى،
25. معترك الأقران في مشترك القرآن.

یہ تصنیفات آپ کی مجتہدانہ بصیرت ،وسعت نظر اور کثرت معلومات کی شاہد ہیں۔ لاریب مذکورہ بالا کتب شاہکار اور بے نظیر ہی ہونگی جن کے متعلق علامہ سیوطیؒ جیسے بحر العلم اور نابغہ روزگار شخصیت تفرد کا دعویٰ کررہے ہیں۔ ہماری زیر تحقیق موضوع انہی بے نظیر کتب میں سے ایک "الاکلیل فی استنباط التنزیل" سے متعلق ہے جس کے متعلق علامہ موصوف الاتقان میں لکھتے ہیں:

و قد الفت کتاباً سمیتہ "الاکلیل فی استنباط التنزیل "ذکرت فیہ کل ما استنبط منہ من المسئلۃالفقہیۃ او اصلیۃ او اعتقادیۃ و بعض مما سوی ذالک کثیرالفائدۃ جم العائدۃ ۔(3)"میں نے ایک کتاب تالیف کی ہے جس کو میں نے "الاکلیل فی استنباط التنزیل" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں میں نے ہر وہ آیت کو زیر بحث لایا ہے جس سے کوئی فقہی،اصولی یا اعتقادی مسئلہ مستنبط کیا گیا ہے ۔ان کے علاوہ بعض ایسی آیات بھی تعرض کیا ہے جن میں بہت سے فوائد اور طرح طرح کی معلومات و نکات مترشح ہوتے ہیں"

آپ کو قرآن و علوم قرآن سے خاص شغف تھا، اس لیے آپ نے قرآن کی تفسیر کئی انداز میں کی ہے۔ آپ کی تفسیری خدمات میں سے ایک اہم خدمت" الاکلیل فی استنباط التزیل ہے۔

الاکلیل قرآنی آیات و مضامین سے مستنبطہ فقہی اور کلامی نکات واحکامات پر مشتمل ہے تفسیر ھذا صغیر الجثہ او ر عظیم النفع مقولہ کا بین مصداق ہے۔ جن کے متعلق صاحب تفسیر خود گویا ہیں:

فاشدد بھذا الكتاب يديك، وعض عليه بناجذيك، ولا يحملنك على استحقاره صغر حجمه، فمن نظر إليه بقلب سليم بان له غزارة علمه.(4) ترجمہ:(کہ اے صاحب نظر) اس کتاب (الاکلیل فی استنباط التنزیل) کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور اپنے نواجذ کے ساتھ اسے پکڑے رکھ ،اور ہاں اسکی چھوٹی جسامت آپکو اسکی استحقار پر نہ ابھارے بلکہ جس کسی نے بھی اس میں قلب سلیم کے ساتھ گہری نظر ڈالی تو اس پر اس کی علمی گہرائی و گیرائی کی حقیقت آشکارہ ہوگئی۔

اسلام سے قبل عہدِ جاہلیت میں عورت کی کوئی قدر وقیمت نہیں تھی، اس پر طرح طرح کے ظلم و ستم روا رکھے جاتے تھے۔ ان ہی ظلم و ستم کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ان مظالم میں سے ایک انتہائی اہم ظلم یہ تھا کہ اسلام سے قبل دورِ جاہلیت میں طلاق کی طرح یہ بھی رواج تھا کہ شوہر غصہ میں آکر بیوی کو اپنی ماں وغیرہ کی پشت یا کسی دوسرے خفیہ عضو سے تشبیہ دیتا، جس کے بعد اس کی بیوی اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی اور دوسری جگہ شادی کی اہل بھی نہیں رہتی، گویا یہ کہنے کے بعد وہ نہ بیوی رہتی اور نہ ہی دوسری

مطلقہ ،بلکہ زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ۔اس فعل کو دورِ جاہلیت میں ''ظہار'' سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ قرآن کریم کی اس آیت میں اسی شنیع فعل کی طرف اشارہ ہے: وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ۔ (5) ترجمہ:اور بے شک وہ بری اور جھوٹی بات کہتے ہیں،اور بے شک اللہ معاف کرنے والا،بخشنے والا ہے۔

دورِ جاہلیت میں ظہار اور ایلاء دونوں عورت کے حق میں انتہائی افراط اور سختی پر مشتمل سماجی برائیاں شمار ہوتی تھیں۔ ظہار اور ایلاء کے بعد عورت نہ خاوند کے نکاح میں بر قرار رہ کر منکوحہ شمار ہوتی اور نہ مطلقہ شمار ہوتی ،بلکہ درمیان میں معلق رہ کر کسی دوسرے شخص کے لیے بھی ہمیشہ حرام ہو جاتی تھی۔ اس ظالمانہ رواج رواج کا اختتام اس وقت ہوا جب حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلب رضی اللہ عنہا سے ظہار کیا اور وہ فریاد لے کر نبی کریم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئی ۔ان کے بارے میں سورہ مجادلہ کی ابتدائی چار آیتیں نازل ہوئیں جن میں ظہار کے بنیادی احکام ذکر کیے گئے۔

سورہ مجادلہ سے استنباط کردہ مسائل: الاکلیل فی استنباط التزیل میں صرف ان آیات سے تعرض کیا ہے جن سے کوئی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔ مصنف علیہ الرحمہ کے مطابق علماء نے سورہ مجادلہ سے بائیس کے قریب مسائل مستنبط کیے ہیں جن میں سے سولہ "ظہار" کے ہیں جو یہ ہیں:

1. ظہار گناہ کبیرہ ہے۔
2. ظہار صرف منکوحات سے ہو سکتا ہے۔
3. واپس بیوی کے پاس جانے سے کفارہ واجب ہوتا ہے
4. کفارہ ادا کرنے سے قبل بیوی سے ہمبستری حرام ہے۔
5. کفارہ میں ترتیب واجب ہے یعنی:
   (1) غلام آزاد کرنا
   (2) دو مہینہ پہ درپے روزہ رکھنا۔
   (3) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

6. امام مالکؒ کے نزدیک ظہار کا حکم کافر کو شامل نہیں ہے۔

7. امام مالکؒ کے نزدیک باندی سے بھی ظہار ہو سکتا ہے۔

8. ابن جریر اور داؤدؒ کے یہاں عود سے مراد "ظہار کی تکرار" ہے۔

9. رقبہ مطلق ذکر کرنے سے رقبہ کافرہ کو بھی شامل ہے۔

10. بعض کے نزدیک صرف "ظہر" یعنی پیٹ سے تشبیہ دینے سے ظہار ہو سکتا ہے۔

11. صرف ماں سے تشبیہ دینے سے ظہار ہوتا ہے، بقیہ محرمات سے نہیں۔

12. بیوی شوہر سے ظہار نہیں کر سکتی ہے۔

13. بعض کے نزدیک جماع کے بغیر بیوی سے دوسرے استمتاعات ممنوع نہیں ہیں۔

14. کفارہ بالاطعام ہونے کی صورت میں کھانا کھلانے سے پہلے مجامعت درست ہے۔

15. یعودون سے ان پر رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نفسِ ظہار سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔

16. ستین مسکینا سے ان پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک کھلانے سے کفارہ ادا ہوتا ہے۔(6)

ان مسائل میں سے کچھ متفق علیہا اور کچھ مختلف فیہا ہیں، علامہ سیوطیؒ نے صرف ان مسائل کی نشاندہی کی ہے جو علماء کرام نے قرآنی آیات سے مستنبط کیے ہیں، اپنی طرف سے کوئی ترجیح نہیں دی ہے۔

غرضیکہ تفسیر الاکلیل فی استنباط التزیل ایک مختصر مگر جامع فقہی تفسیر ہے جس میں مصنف علیہ الرحمہ نے ان آیات سے تعرض کیا ہے جن سے کسی نہ کسی عالم نے کوئی فقہی، کلامی مسئلہ یا کوئی علمی نکتہ مستنبط کیا ہے۔

حوالہ جات

(1) سیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن۔(س ن)۔کتاب التحدث.بنعمۃ اللہ۔صنعاء: المطبعۃ العربیۃ الحدیثہ، ص ۲۰۳)

(2) الغزی، الشیخ نجم الدین محمد بن محمد ۔(۱۹۹۷)۔الکواکب السائرہ باعیان المأۃ العاشرۃ۔بیروت: دار لکتاب العلمیہ ،ج۱،ص ۲۲۹،۲۲۸)

(3) سیوطی، جلال الدین عبد الرحمٰن ۔(س ن) ۔الاتقان۔ریاض: وزارت الشون الاسلامیہ والاوقاف السعودیہ۔ج،۴ص ۳۴۔۳۵)

(4) سیوطی، جلال الدین عبدالرحمن، الاکلیل فی استنباط التنزیل، پشاور: دار الکتب، س،ن، خطبۃ الکتاب، ص:43)

(5) سورۃ المجادلۃ، ۵۸:۲)

(6) الاکلیل فی استنباط التنزیل، پشاور: دار الکتب، س،ن، خطبۃ الکتاب، ص:43)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.